وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ | سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا
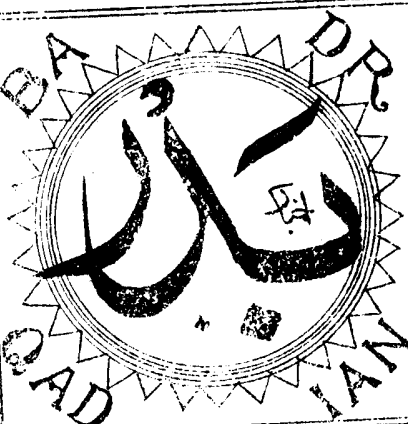
BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ بھادوں سمت

نمبر ۷

ضرور است ہر دہ دلی گر بقادیان آرد | اڈیٹر [illegible] | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس ہفتہ میں بعض ایام علیل رہی۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آرام ہے۔ یکشنبہ سے پہلی رات کو درد پسلی سے تکلیف تھی۔ مگر درس قرآن شریف کا کسی دن ناغہ نہیں ہوا۔ ایک پارہ روزانہ درس ہوتا ہے۔ فرمایا۔ میں اس تکلیف میں آتا ہوں اور درس دیتا ہوں نہ اس واسطے کہ تم سے کوئی بدلہ چاہتا ہوں بلکہ صرف اس لئے کہ تم اس سے فائدہ حاصل کرو۔ عمل کرو۔ عمل کرو عمل کرو۔ اپنی اصلاح کرو۔ صرف مسلمان کہلانے یا احمدی ہو جانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ نیک عمل کرو تاکہ پھل پاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نہایت محبت اور محنت سے الفضل کے ذریعہ سے قوم کو نیک باتیں پہنچا رہے ہیں۔ محبی اخویم مولوی غلام رسول صاحب کا خط پیرکوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مرض سے آرام ہے مگر ضعف بہت ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کے واسطے دعا کرتے رہیں۔ ایک نافع وجوہے پچھلے اخبار میں جو نام درس رمضان کے سننے والوں کے لکھے گئے تھے۔ اُنمیں سے بعض نام سہواً رہ گئے مثلاً صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔

اس ہفتہ میں جو احباب مختلف مقامات سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ شاہ پور وغیرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ منشی فرزند علی صاحب فیروزپور مولوی عمر الدین صاحب صریح۔ ماسٹر مولا بخش صاحب امرتسر مولوی غلام رسول صاحب مونگ۔ ماسٹر فتح محمد صاحب لاہور۔ منشی غلام حیدر صاحب تونڈی۔ میاں عبد الرحمان صاحب بمبئی۔ میاں عبد الرحمان صاحب مالاکنڈ۔ میاں عبد السمیع صاحب کپورتھلہ۔ رائے شوق محمد صاحب قصور۔ گذشتہ اتوار کو صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد میں ایک مسجد بنوا رہے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب اور ان کے ہمراہی بخیریت اپنے کام میں مصروف ہیں۔ غالباً وہ اپنا دفتر لنڈن سے دوکنگ لے گئے ہیں۔ یہ مقام لنڈن سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں ایک مسجد ہے۔ جہاں ہمارے بھائیوں کو نمازوں کے متعلق آرام رہے گا۔ لیکن بعض احباب کی رائے ہے کہ بلحاظ تبلیغ کے کام کے لنڈن میں رہنا زیادہ موزوں ہے۔ اسواسطے سردست دوکنگ کو جانا مستقل نہیں بلکہ عارضی ہے خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مخدوم مطاع سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم سب بخیریت ہیں۔ دوکنگ کے لئے اسباب باندھ رہا ہوں۔ قریب کل انتظام ہو گیا۔ آئندہ نماز جمعہ انشاء اللہ وہاں ہوگی۔ حضور کے مطالعہ کے لئے دو چٹھیاں ملفوف ہیں۔ میں نے ایک آرٹیکل پچھلے مہینے میں لکھا تھا۔ اس میں ایک پارلیمنٹ ممبر مسٹر جان ریس کے مضمون کا جواب تھا اس کا مضمون بجنسہ دیا۔ اور پھر جواب خدا کے فضل سے اسی طاقت شوکت اور جرأت سے دیا۔ جو اسلامی شعائر ہونا چاہیئے۔ کل اس کی چٹھی آئی۔ اب وہ کہتا ہے کہ جو کچھ اخبار میں نکلا وہ سب کا سب اس کا نہیں۔ اخبار نویس نے حاشیہ چڑھا دیا۔ اور بعض باتیں لکھا ہے کہ میں نے لکھی ہی نہیں پھر آخر میں مسئلہ تکثیر الازدواجی کو گویا اس نے مان لیا اسکے خط کا صرف آخری حصہ بجنسہ لکھ دیتا ہوں۔

I agree that the practice of polygamy and the extent to which it is used are misunderstood and exaggerated in Europe and its evils intensely magnified and indeed I admit the truth of much of what is said in Muslim India on this score and in regard to the rights of property.

ترجمہ۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ مسئلہ تعدد ازدواج پر جو عمل ہے اور جس حد تک اہل اسلام میں اس کا رواج ہے۔ وہ بلا دیورپ میں نہیں بلکہ اس کو غلط رنگ میں بہت مبالغہ آمیز اسلوب پر یہاں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ مسلم انڈیا میں جو کچھ اس مسئلہ کے متعلق لکھا گیا ہے اور جو ان کے حقوق کے متعلق تحریر ہوتا رہا ہے۔ اس کے اکثر حصہ کو میں صحیح مانتا ہوں۔

یہ ایک بڑے پایہ کا انسان ہے، اور مشہور رسالہ ہندوستان کے معاملات پر لکھا گیا ہے میں نے یہ خیال کیا کہ پہلے اس شخص کو اصل حقیقت سمجھائی جاوے اور اسکو ہوش میں لایا جاوے محض خدا کے فضل سے اور حضور کی دعا سے تیر نشانہ بیٹھا۔ اب آئندہ ماہ ستمبر میں جسٹس فلامور کا علاج کیا جاویگا۔ اس فیصلہ میں (مقدمہ کے فیصلہ میں) اسلام پر حملہ کیا۔

کمال الدین

پہلی چٹھی بمقام فرنکفورٹ جرمنی۔ پیارے مسٹر کمال الدین میں آپ کے لیکچر اور اسلامک ریویو کے جولائی نمبر کو بیحد دلچسپی سے دیکھ رہی ہوں وہ ایام کیسے ہی عالیشان تھے جو ہم نے پیرس میں گذارے۔ میرا حافظہ کانگریس (مذہبی) کے بہت سے احسن اور مضبوط تاثیرات لیکر آیا ہے۔ جو کچھ ہم نے تعلیم اسلام کے متعلق سنا۔ میں اس کے لئے ازحد مشکور ہوں جو آپنے اپنے مذہب کی اصل حقیقت ہم پر منکشف کی وہ بدرجہا روشن اور ابین اون تمام کتابوں سے تھی جو میں نے آجتک پڑھیں اور میں نہایت خوش ہونگی۔ اگر اسلام کے متعلق مجھے آپکے خیالات پڑھنے کا موقعہ اسلامک ریویو میں آئندہ بھی ہوتا رہے۔

آپ کی نہایت ہی صادق لک کا ولد باتھ

نیڈنان ۵۲ مورخہ ۱۵ - اگست ۱۳ء

دوسری چٹھی بمقام انگلسیا ٹیکا ملک سویڈن

پیارے جناب۔ میرے ایک دوست نے مجھے آپکا نام تبلایا ہے کہ آپ اسلامک ریویو کے ایڈیٹر ہیں۔ میں نہایت ہی خوش ہونگی اگر آپ اسلامک ریویو کی ایک کاپی بھیجدیں۔ میں اس کو دیکھنا بہت ہی چاہتی ہوں۔ ہم لوگ اسلام سے بالکل ہی ناواقف ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم کو کتابیں بھی نہیں ملتیں خواہ کسی کو ان کا نام ہی معلوم ہوا۔ اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں وہ بھی کسی کو اپنے مذہب کے کچھ نہیں بتلا سکتے۔ اس تکلیف دہی کے لئے معافی کی خواستگار ہوں۔ آپ کی صادق

مس سی۔ ایم ینگ۔

اطلاع - ۴ ستمبر ۱۳ء کا اخبار بسبب رخصت عید شائع نہ ہو سکیگا اس کے عوض ۱۱ ستمبر کے اخبار میں زائد اوراق لگائے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک آیت کے معنے -

ایک خط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم -

بعز عرض حضرت حجۃ اللہ امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ - معروض آنکہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خاکسار پرسوں صبح کے وقت اپنے دوست قاسم علی خاں کو ترجمہ قرآن کریم پڑھا رہا تھا - جب واذ قتلتم نفسا فادارءتم فیہا ط واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ج فقلنا اضربوہ ببعضہا کذٰلک یحیی اللہ الموتیٰ - پر پہونچا - تومعاً ذہن میں آیا کہ اس آیت کا ترجمہ اس طرح پر بھی ہوسکتا ہے -

جب تم نے مار ڈالا ایک شخص کو پھر لگے تم ایک دوسرے پر دھرنے - اور اللہ نکالنے والا ہے جو تم چھپاتے تھے پس ہم نے کہا بیان کرو اس کو (یعنے کیفیت قتل کو) ساتھ بعض (امور) اس (نفس) کے اس طرح اللہ قصاص لیتا ہے - الموتیٰ کا (یعنے ان مقتولوں کا جن کا قصاص نہ لیا گیا ہو) اب اس ترجمہ کی نسبت چند امور عرض ہیں ؛

(۱) اضربوہ کے معنی بَیِّنُوْہُ کے لئے جائیں جیسے واضرب لہم مثلاً اصحاب القریۃ میں لفظ اِضْرِبْ کے معنے بَیِّنْ کے ہیں ؛

(۲) اضربوہ میں ضمیر منصوب کا مرجع معنوی یعنے قتل سمجھا جائے جو لفظ قتلتم کا مصدر ہے جیسے آیہ کریمہ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ میں لفظ اعدلوا کا مرجع معنوی عدل ہے جو اعدلوا کا مصدر ہے ؛

اور جیسا کہ آیت وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ میں بہ کی ضمیر مجرور کا مرجع معنوی صلب ہے جو ما صلبوہ کا مصدر ہے - اب اس صورت میں اضربوا ببعضہا کی تفسیر یہ ہوگی - بیّنوہ ببعضہا - ای بیّنوا القتل ببعض امور النفس -

سرسید نے بھی برخلاف دیگر مفسرین کے ببعضہا کا ضمیر مونث راجع الی النفس لکھا ہے لیکن بہ کے ضمیر مذکر کا مرجع بتانے میں کوتاہی کی ہے -

اب کذٰلک یحیی اللہ الموتیٰ کی تفسیر کے متعلق گذارش ہے کہ اہل عرب اپنے محاورہ میں جن مقتولوں کا قصاص لے لیا جاتا تھا انکو احیاء اور جن کا قصاص نہیں ملتا تھا انکو اموات کہا کرتے تھے - چنانچہ حارث بن حلزۃ الیشکری البکری ساتویں معلقہ میں کہتا ہے :-

ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصا + قب فیہ الاموات والاحیاء

شارح زوزنی اس شعر کی تشریح میں لکھتا ہے - فسمی الذین لم یثأر بہم امواتاً والذین ثئر بہم احیاء لانہم لما قتل بہم من اعدائہم کانہم عادوا احیاء اذلم تذھب دماءھم ھدرا - پس اس تقدیر پر کذٰلک یحیی اللہ الموتیٰ کے یہ معنے ہوئے - اسی طرح اللہ بدلہ لیتا ہے (الموتیٰ) کا یعنے ان مقتولوں کا جن کا بدلہ نہ لیا گیا ہو - چونکہ یہ معنے دفعۃً میرے ذہن میں آئے ہیں جب تک کہ نظر اشرف سے نہ گذر جاویں اس وقت تک میں انپر پورا بھروسہ نہیں کرسکتا - اگر یہ معنے درست نہ ہوں تو خاکسار کو متنبہ فرمادیا جائے - زیادہ والسلام

خاکسار عبید اللہ احمدی - پروفیسر عربی ہائی اسکول از ریاست رامپور
معروضہ ۶ - اگست ۱۹۱۳ء

جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے اس خط کے جواب میں لکھا - مولٰنا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - سالہا سال کے بعد مکرمت نامہ باعث سرور ہوا - جزاک اللہ احسن الجزاء - اذ قتلتم پر خوب لکھا ہے - اللہ یجزیک - مگر یوں کیوں نہ کہا جاوے - یاد کرو جب تم نے ایک جی کو قتل کیا اور لگے ایکدوسرے پر تھوپنے - اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو تم چھپاتے ہو - تب ہم نے کہا قاتل کو مار دو اور یہ قتل تو بعض نفوس کے بدلے ہے - تمہیں کیا معلوم کتنے آدمی اس قاتل نے مارے کیونکہ یعفوا عن کثیر آیا ہے اور آیندہ اس کے ہاتھ سے قتل ہونیوالے بچ گئے جیسے فرمایا - ولکم فی القصاص حیٰوۃ یا اولی الالباب -

دُعاگو نور الدین - ۸ - رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ

دلی جذبات کا نتیجہ

بند تھی طبع رواں گو تنگیٔ اوقات میں
محو ہوں ایسا دل وجاں سے خدا کی ذات میں
اس عرصے مرشد مرے ہادی مسیح ہند نے
وہ مسیح موسوی تھا یہ مسیح احمدی
گو کہ دنیا اسکو فتوے کفر کے دیتی رہی
جان کے انجان بن بیٹھے ہیں سب منکر ملے
روٹیوں کے واسطے ملاں نہیں ہیں مانتے
دوسرے جو لوگ ہیں وہ اس لئے منکر ہیں سب
ہاں جو اپنے فائدے یہ نقصان کو سمجھے نہیں
ہاں لو اب وقت ہے دیکھو کہیں ایسا نہ ہو
مومنوں پر جو لگا دیتے ہیں فتوے کفر کے
کرلو توبہ ورنہ جو کہتے ہو خود بن جاؤگے
وقت پر یارو سنبھل جاؤ نہ پچھتانا پڑے
یاالٰہی ہے دُعا صدقہ حبیب پاک کا
ہاں لیں تیرے پیارے مہدی موعود کو
کر حفاظت آپ اپنے دین کی مولا کریم!
رہ گیا اسلام کا نام ہی دنیا میں آج
کر دکھانے والا کوئی بھی نظر آتا نہیں
لاکھ ہا ایسے ہیں جو بیٹھے ہیں بن کے فخر قوم
بخش ہمت ان کو کر دکھلائیں جو منہ سے کہیں
دور کر ہر آدمی سے بناوٹ کے حجاب
اپنے جن احباب میں دیکھی ہیں کچھ کمزوریاں
دے انہیں توفیق یارب چھوڑ دیں سب سستیاں
وہ تو چندے میں ابھی تک سست ہیں کر اپنا رحم
کیوں سنی جاتی ہے ہمت کیوں گھٹا جاتا ہے زور
توہی حافظ ہو توہی ناصر ہوا ہے مولا میرے
بھائیو تم پر تو از بس ہو چکی حجت تمام
کرلو اب جو کرنا ہو جو ورنہ سکندر کی طرح
دوستو معذور ہوں دیکھو مجھے رکھنا معاف

دل امنڈ آیا مگر اس موسمی برسات میں
وہ ہی وہ آئے نظر حرکات میں سکنات میں
نور دیں پھیلا دیا امصار میں دیہات میں
کیوں نہ اوس عیسیٰ سے بڑھکر ہو یہ ہر اک بات میں
بحصہ کی اس نے نکی پر دین کی خدمات میں
مل گئی کافی صداقت اون کو الہامات میں
اور ادھر شیرینیوں کی فکر ہے سادات میں
کون دھندے میں نمازوں کے لیے دعوات میں
فرق کیا پھر رہ گیا انسان وحیوانات میں
دم جھگڑتے ہی نکل جائے نفی اثبات میں
کیا سزا اُن کی ہے دیکھو احمدی دفعات میں
گر یقین آتا نہیں تو دیکھ لو مشکوات میں
کہدیا کہنا تھا جو میں نے انہیں کلمات میں
گھیر لے سارے جہاں کو رحمت و برکات میں
جلد پھیلا دے ہدایت اپنی مخلوقات میں
کیا کہوں اسلام کے ناگفتہ بہ حالات میں
لیکچروں میں یا رسالوں اور اخبارات میں
زور دکھلاتے ہیں تحریرات و تقریرات میں
پر عمل اس پر نہیں جو کچھ ہے تحریرات میں
آپ حامی ان کا ہو دنیا کی تکلیفات میں
کچھ توجہ ہی نہیں تعلیم مستورات میں
کردے ان کو بھی مکمل صوم میں صلوات میں
اک سے اک آگے بڑھے صدقات میں خیرات میں
وقت پر امداد دیں دینی ضروریات میں
واں ترقی دن بدن ہے خرچ اخراجات میں
دین میں دنیا میں رنج وراحت و آفات میں
حیف اب بھی گر نہ ہوں تبدیلیاں عادات میں
ہاتھ ڈالے رہنہ جاویں چشمۂ ظلمات میں
کہہ دیا کیا کیا خدا جانے دلی جذبات میں

پر گنا ہوں سے تو ہوں منظور پر کیا فکر ہے
کیا نہیں حصہ میرا مولا کے ملفاظات میں

منظور احمد تبسیدی

اخبار بدر - مورخہ ۲۸ - اگست ۱۳ء

کیا حضرت ابوہریرہ مسیح ناصری کی حیات مانتے تھے

وفات وحیات مسیح کے مسئلہ پر تو اب ہمارے مولوی صاحبان احمدیوں سے گفتگو کرنا ہی پسند نہیں کیا کرتے اور جہاں کہیں کوئی مباحثہ کا تذکرہ ہو۔ پہلے ہی شور مچاتے ہیں کہ ہم اس مسئلہ پر بحث نہ کرینگے ہرگز نہ کرینگے بالکل نہ کرینگے۔ مباحثہ ہو یا نہ ہو پر اس مسئلہ پر بحث کرنی منظور نہیں۔ اٹھوال میں بھی مولوی صاحبان نے یہی فرمایا اور محلاں والہ میں بھی یہی پیغام آیا۔ جالندھر کے ملاتوں نے بھی یہی کہلا بھیجا ہے بلکہ یہ بھی فرما دیتے ہیں کہ عیسیٰ مرگیا یا زندہ ہے۔ کچھ بات نہیں۔

الغرض ان صاحبان پر حضرت عیسیٰ کا مرجانا بہت کچھ کُھل چکا ہے تاہم بطور حرکت مذبوحی گاہے گاہے کوئی صاحب اسکے متعلق کچھ بول ہی اُٹھتے ہیں۔ حال میں لاہور سے ایک رسالہ شائع ہؤا ہے اور اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک قول سے حضرت مسیح ناصری کی زندگی کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسواسطے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم اس قول پر بطور سوال وجواب کچھ بحث کریں +

سوال عن ابی هریرة - قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم - والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احدٌ حتی تکون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیها۔ ثم یقول ابوهریرة فاقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ۔

مندرجہ بالا حدیث حضرت مسیح کی آمد کے متعلق ہے اس حدیث کو ابوہریرہؓ نے بیان کرکے اس کے ثبوت میں وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته والی آیت پڑھی ہے اس سے پتہ لگا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ کیونکہ آنے والا مسیح اگر کوئی اور ہوتا تو حضرت ابوہریرہؓ یہ آیتہ نہ پڑھتے۔ اس آیت میں تو اسرائیلی مسیح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہؤا کہ آنے والا بھی وہی ہے، تب ہی تو ابوہریرہ نے حدیث بیان کرکے اسکی تائید میں یہ آیتہ پڑھی +

جواب اوّل انسان جب کوئی عقیدہ اختیار کرے یا کوئی اعتقاد اپنا قائم کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی اُصول مقرر کرے جس پر اس کے مسلمات کی بنا ہو یہ قاعدہ تمام مذاہب کے نزدیک ضروری اور واجب العمل ہے۔ اگر آپ کوئی اعتراض طالمود پر کریں۔ اور اس سے ایک عیسائی کو ملزم قرار دیں۔ تو آپ کی حجت قابل سماعت نہیں اس لئے کہ عیسائی طالمود کو اپنی کتب مسلمہ میں شمار نہیں کرتا۔ اور اگر برخلاف اس کے آپ انجیل کے کسی فقرہ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ اور آپ کا منشا ہو کہ اس سے ایک یہودی پر حجت پوری ہو۔ تو یہ آپ کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ ایک یہودی انجیل کو قابل تسلیم کتاب نہیں سمجھتا۔ اسی طرح اسلام کے متعلق وید کی کسی بات پر اعتراض کیا جاوے تو ہم جوابدہ نہیں کیونکہ وید ہمارے مسلمات میں داخل نہیں لیکن اگر آپ طالمود پر اعتراض کریں تو یہودی کو ملزم گردان سکتے ہیں اور اگر آپ کا اعتراض انجیل پر ہے تو آپکا روئے سخن نصاریٰ کی طرف ہونا چاہیئے۔ اسی طرح اگر آپ کو قرآن مجید کا کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آوے تو آپ کو اہل اسلام سے دریافت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنی مسلم کتاب کے ذمہ وار ہیں لیکن اگر آپ سکندر نامہ کی کسی بات سے ہم کو ملزم کرنا چاہیں تو آپکی کوشش رائگان جائیگی کیونکہ سکندر نامہ کے ہم ذمہ دار نہیں۔ ہم تو ان باتوں کے ذمہ وار ہیں جو ہمارے مسلمات سے ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ ہمارے مسلمات کونسے ہیں اور وہ کونسے اصول ہیں جن پر ہمارے عقاید کی بنا ہے۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے کتاب مہیمن کی شہادت کافی ہے۔ چنانچہ اس میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الاخر ذالك خیر واحسن تاویلا۔

یعنے جب کبھی تم لوگ کوئی دینی مسئلہ معلوم کرنا چاہو یا اختلاف کے وقت تمہاری خواہش ہو کہ اصل اور درست بات کیا ہے تو اس کے لئے ہم ایک آسان راہ تمہیں بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رُسول کے حضور وہ مقدمہ پیش کرو جو فیصلہ وہاں سے صادر ہو وہ بسروچشم منظور کرو۔ اور کوئی ایسی عدالت نہ سمجھو۔ جس کے حضور تمہارے دینی مقدمات پیش ہوکر فیصل ہُوا کریں۔ اس فرمان الٰہی سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے سواء کوئی شخص اس مرتبہ کا نہیں کہ جس کی بات دینی مسائل میں بالکل درست اور واجب العمل ہو۔ یہاں اولی الامر کے لفظ کے بعد اس آیت کا ہونا بھی ایک نکتہ ہے کہ جو تمہارا حاکم ہو اس کی فرمانبرداری کرو۔ مگر صرف انہیں باتوں میں جن میں وہ اللہ اور رسول کے مطابق تعلیم دے۔ اور اگر وہ کوئی ایسا کام بتادے یا کوئی ایسا اعتقاد ظاہر کرے جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہو۔ تو ایسی صورت میں تم اپنے حاکم سے ہرگز متفق نہ ہونا۔ اس سے پتہ لگا۔ کہ جب اولی الامر کی بھی ہر بات قابل تسلیم نہیں۔ تو اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جس کی ہر بات پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اب جبکہ ہم نے یہ اُصول قائم کرلیا کہ اللہ اور اس کے رُسول کے سوائے اور کسی شخص کی کوئی بات ہمارے لئے حجت نہیں۔ تو ہمیں مندرجہ بالا سوال کے جواب میں زیادہ زحمت برداشت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر ابوہریرہ چھوڑ حضرت ابوبکرؓ بھی کسی قرآنی آیت کے کوئی معنے سنادیں تو ان کا ماننا ہم پر فرض نہیں۔ اس میں ابوبکرؓ کی ہتک نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تعظیم ہے ہاں اگر ابوبکر کسی آیت کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے مطابق ہے۔ تو ہمیں ماننی پڑے گی۔ مگر اس میں حضرت صدیق کی خصوصیت نہیں۔ ادنےٰ سے ادنےٰ شخص اور جاہل سے جاہل آدمی اگر کوئی بات درگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت کے فرامین صادرہ کے مطابق کہتا ہے۔ تو اس کا ماننا ہم پر فرض ہے۔ سائل کو یہی دھوکا لگا ہے کہ جب ابوہریرہ کی یہ رائے ہے۔ تو پھر اس کے خلاف کہنا جائز نہیں۔ مگر یہ خیال نہ کیا کہ ایسا اعتقاد رکھنا اللہ اور اس کے رُسول کی ہتک ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ابوہریرہ ایک آیتہ کے معنے غلط سمجھے ہوں اور ممکن ہے کہ ایک حدیث ان کے فہم سے بالاتر ہو۔ اور کوئی ہرج نہیں اگر کسی مسئلہ میں کسی اعتقاد میں وہ غلطی پر ہوں کیونکہ دینی مسائل میں غلطیوں سے مُبرا صرف اللہ اور اس کا رُسول ہیں +

جواب دوم ہم فرض کے طور پر مان لیتے ہیں۔ کہ ابوہریرہؓ کی ہر رائے صائب اور ان کی ہر بات ماننی

ضروری ہے۔ مگر اتنا تو سائل کو بھی مسلم ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو بات اللہ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہے وہ مقدم ہے ابوہریرہ کے قول پر اور اس کا ماننا زیادہ ضروری ہے ابوہریرہ کی بات سے تو ہم ذیل میں چند دفعات قائم کرکے ایک نتیجہ کی طرف سائل کی توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں +

دفعہ اوّل

قرآن مجید نے مفصل طور پر تیس آیتوں میں حضرت مسیح کی وفات کا ذکر کیا ہے اور صاف صاف ارشاد فرمایا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام اپنی طبعی موت وفات پاکر اور اس چند روزہ زندگی سے گذر کر دائمی اخروی گھر کی طرف واپس لوٹ گئے ہیں بلکہ ان کی وفات کی جگہ بھی الی ربوة والی آیت میں بیان فرما دی۔ پھر صرف قولاً نہیں عملاً بھی اپنا ایک مجدد بھیجکر اس مسئلہ کو ایسا صاف کیا ہے کہ اجلی بدیہیات سے بنا دیا ہے۔ یہانتک کہ کوئی مخالف بھی اب وفات مسیح کے مسئلہ میں احمدیوں کے مقابل نہیں آتا۔ ثناء اللہ جو بزعم خود بڑا چالاک مناظر ہے اس مسئلہ میں احمدیوں کے سامنے آنے سے کنی کترا تا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ تو اس نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے مباحثہ کے وقت عین مجمع میں کہدیا تھا کہ جو شخص مرزائیوں سے وفات مسیح کے مسئلہ میں بحث کرے وہ پاگل ہے۔ سچ ہے الحق ما شہدت بہ الاعداء۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح اسرائیلی اس دار فانی سے انتقال کر گئے ہیں +

دفعہ دوم

دوسری یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص ایک دفعہ فوت ہو جاوے۔ وہ پھر اس دنیا میں کبھی نہیں آسکتا۔ جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ فیمسك التی قضی علیها الموت۔ یعنے جو شخص مرجائے اسے خدائے تعالیٰ دار آخرة میں روک لیتا ہے۔ وہ پھر اس دنیا میں واپس نہیں آتا۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔
وحرام علی قریة اهلکنها انهم لا یرجعون +
یعنے خدائے تعالے نے یہ بات اپنے اُوپر حرام کی ہوئی ہے کہ وہ کسی مُردہ کو دوبارہ اس دنیا میں زندہ کرے۔ ان کے علاوہ ایک حدیث صحاح ستہ کی اس مضمون کی تائید میں پیش کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرة جابر رضؓ سے فرمایا۔ کہ جب تیرا والد عبد اللہ احد میں شہید ہوا اور اُس کی رُوح خدا کے حضور پہنچی تو بارگاہ الوہیت سے ارشاد ہوا کہ تو ہم سے کوئی سوال کر۔ ہم اُسے ضرور پُورا کر دینگے۔ تیرا والد عرض پرداز ہوا کہ الٰہی میری خواہش ہے کہ میں پھر دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیرے دشمنوں سے لڑ کر شہادت کا مرتبہ حاصل کروں۔ اللہ تعالے نے وحرام علی قریة اهلکنها انهم لا یرجعون والی آیت پڑھی۔ اور فرمایا کہ میں تیرے اس وعدہ کا ایفا نہیں کر سکتا کیونکہ مینے مُردوں کا پھر دوبارہ دنیا میں بھیجنا اپنے اوپر حرام کیا ہُوا ہے +

اب ناظرین دفعہ ایک اور دفعہ دو کو آپس میں تطبیق دیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسرائیلی مسیح فوت ہو گئے ہیں اور چونکہ فوت شدہ کا واپس آنا اللہ تعالے نے اپنے اوپر حرام کیا ہُوا ہے اس لئے حضرت مسیح اب کبھی دنیا میں تشریف نہیں لاسکتے۔ اچھا اب تیسری بات سنئے +

دفعہ سوم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔ لیوشکنّ ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔ یعنے ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ حضرت مسیح دنیا میں مبعوث ہوں گے اور وہ کسر صلیب اور قتل خنزیر سرانجام دینگے۔ اس حدیث کو پڑھ کر ایک شخص تھوڑی دیر کے لئے حیرانی میں پڑجاوے گا کہ قرآن مجید مسیح کو مارتا ہے اور پھر مُردہ کو واپس نہیں لاتا۔ تو حضرت مسیح کس طرح واپس آوینگے۔ اس شخص کو ہم ایک راہ بتاتے ہیں کہ جو بات قرآن شریف نے بیان کر دی اور جس مسئلہ کو قرآن نے صاف کر دیا وہ اصل اصول سمجھو۔ اور حدیث کے وہ معنے کرو جو قرآن شریف کے مطابق ہوں۔ اس سے دونوں میں تطبیق بھی ہو جائے گی۔ اور اللہ اور اُس کے رسول کسی کی بھی تکذیب نہ ہوگی۔ سو اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالے نے سلسلہ موسویہ میں چودھویں صدی کا مجدد ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا تھا۔ اور وہ اللہ کے ہاتھ سے ممسوح ہوکر مسیح کے لقب سے ملقب ہُوا تہا۔ اسی طرح سلسلہ محمدیہ میں بھی چودھوین صدی کا مجدد تمام مجددوں سے افضل ہوگا۔ اور بہ سبب مشابہت تامہ و کاملہ کے مسیح کا نام پاکر دُنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے مبعوث ہوگا۔ اب رہا یہ۔ کہ وہ کون ہوگا۔ اس کا ذکر بھی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدین الفاظ فرمایا ہے۔ امامکم منکم۔ یعنے وہ مسیح تمہارا امام تمہیں میں سے ایک برگزیدہ انسان ہوگا۔ آسمان سے نہیں آئے گا۔ اب میرے خیال میں بات صاف ہوگئی کہ قرآن کے نزدیک مسیح فوت ہوگیا ہے۔ اور چونکہ مرکر کوئی شخص دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتا۔ اِسلئے مسیح واپس نہیں آئے گا۔ لیکن ادہر حدیث میں مسیح کے آنے کا وعدہ ہے۔ اس لئے ہمیں یہ ایمان رکھنا پڑے گا کہ اسرائیلی مسیح نہ سہی کوئی اور مسیح ضرور آئے گا۔ اور وہ بھی امامکم منکم کے مطابق اسی اُمّت سے +

اب اگر کوئی شخص باوجود قرآن اور حدیث کے صریح فرمان کے ابوہریرہ کے خیال کو مقدم سمجھتا ہے۔ تو اس کا موجب سوائے ایمانی خلل کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جب قرآن مسیح کو مارتا ہے۔ حدیث اس کی وفات کی مقر ہے۔ صحابہ کا اجماع اسپر ہے۔ عقل بھی اسکو تسلیم کرتی ہے۔ عیسائیوں کو شکست بھی اسی حربہ سے ہے۔ تو پھر ان کے مقابل اگر ایک فرد واحد ابوہریرہ کی غلط فہمی کو کوئی صحیح خیال کرے تو اس سے احمق کون ہوگا +

جواب سوم

آپ کے سوال کا سارا دار و مدار صرف اس بات پر ہے کہ ابوہریرہ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کا چونکہ یہ خیال ہے۔ اس لئے یہی بات دُرست ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اچھا یہی معیار اگر آپکے نزدیک مسلم و معتبر ہے۔ تو ہم بھی ایک صحابی کو پیش کرتے ہیں۔ اور ابوھریرہ رضؓ سے بڑھ کر عظیم الشان سمجھدار بڑا بھاری عالم۔ وہ کون حضرت ابن عباس رضؓ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھائی تمام صحابہ سے بڑھ کر مفسر فرماتے ہیں۔ متوفیک ممیتک۔ یعنے قرآن شریف میں جو مسیح کے لئے توفی کا لفظ بولا گیا ہے۔ اسکے معنے موت کے ہیں۔ اب آپ غور فرما دیں کہ ابوہریرہ کی بات تو آپ بسبب صحابی ہونے کے واجب الیقین سمجھیں۔ اور ہم ابن عباس رضؓ جیسے عظیم الشان صحابی کی بات ایک کان سے سُنکر دوسرے کان سے اُڑا دین۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے خصوصیّت سے ابن عباس رضؓ کے لئے دُعا کی تہی کہ الٰہی اسے اپنی کتاب کا بنا یو۔ اچھا ابن عباس کو چھوڑ دو۔ ابوبکر رضؓ کو تو آپ بھی ابوہریرہ رضؓ سے افضل مانتے ہیں کیا حضرت ابوبکر رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر جو خطبہ پڑھا۔ اس کی بنا قد خلت من قبلہ الرسل والی آیت نہ تہی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح بھی گذشتہ انبیاء کی طرح فوت ہوچکے ہیں پھر خطبہ سُنکر حضرت عمر رضؓ اور تمام صحابہ کا حضرت ابوبکر رضؓ کی رائے سے متفق ہوجانا کیا مسیح کی وفات پر اجماع کا ثبوت نہیں۔ اگر صحابہ کے نزدیک حضرت مسیح فوت نہ ہوئے ہوتے

تو وہ فوراً کہدیتے کہ آپ کا استدلال درست نہیں۔ دیکھئے الیاس۔ ادریس خضر اور مسیح ابھی تک زندہ ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح فوت ہوسکتے ہیں مگر ان کے سکوت سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے دل میں حضرت ابوبکر رضہ کا استدلال گھر کر گیا تھا۔ وہ خود اقرار کرتے تھے کہ آج ابوبکر رضہ کے ذریعہ یہ آیت گویا نئے طور سے نازل ہوئی ہے۔ وہ بازاروں۔ گلیوں اور کوچوں میں اس آیت کو زور زور سے پڑھتے تھے۔ صحابہ کی جماعت حق گو جماعت تھی۔ وہ حق کہنے میں کسی لومتہ لائم کی پرواہ نہ رکھتے تھے۔ اگر انہیں صدیق اکبر کے استدلال سے تسلی نہ ہوتی تو وہ کبھی منافقت سے چُپ نہ رہتے۔ وہ فوراً حضرۃ ابوبکر رضہ کی بات کو مسترد کر دیتے۔ مجھے حیرانی ہے۔ کہ آپ ابوہریرہ کی ایک مجمل سی بات کو تو سند پکڑتے ہیں۔ مگر ابوبکر عمر اور تمام صحابہ کرام کے متفق مدلل اجماع کی طرف آپ کی توجہ بالکل نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ کے متفقہ اجماع کے نہ ماننے والوں کے لئے کیا خوفناک وعید خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وسائت مصیرًا ؁

جواب چہارم

سائل کو یہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے حدیث بیان کرکے صرف وان من اھل الکتاب والی آیت پڑھ دی۔ اس کی تشریح یا مطلب اپنی طرف سے کوئی بیان نہیں کیا نہ یہ کہا کہ میں مسیح ناصری کو زندہ مانتا ہوں نہ کوئی ایسا اشارہ کیا جس سے یہ بات مترشح ہوتی ہو۔ اب تیرہ سو برس کے بعد ایک شخص ان کے قول سے ایک مطلب اخذ کرکے انکی طرف منسوب کرے تو یہ قابل سماعت نہیں۔ اُنھوں نے صرف آیت پڑہی ہے۔ کوئی معنے بیان نہیں کئے۔ کوئی تفسیر نہیں کی۔ اپنے کسی عقیدے کا اظہار نہیں کیا۔ ہمیں مناسب نہیں کہ خواہ مخواہ کھینچ تان کر ایک مفہوم پیش کرکے ابوہریرہ کی طرف اُسے نسبت دیں۔ اگر یہ جائز ہے۔ کہ متکلم کے قول کا مطلب دوسرا شخص اپنی سمجھ کے مطابق بیان کرسکتا ہے۔ تو ہم بھی ایک مفہوم ابوہریرہ کے قول کا آپکے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ مسیح کی آمد کی حدیث جب ابوہریرہ نے لوگوں کے سامنے بیان کی۔ تو انہیں خیال گذرا۔ کہ کہیں یہ لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھیں۔ کہ وہی مسیح نازل ہوگا۔ جو موسوی سلسلہ میں مبعوث ہوا تھا اس لئے اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے اُنھوں نے آیت پڑھ دی کہ کہیں تم ایک ہی مسیح نہ سمجھنا بلکہ دو مسیح ہیں۔ ایک وہ جس کی آمد کے متعلق میسر [illegible] یہ حدیث ہے۔ دوسرا وہ جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ [illegible] چاہیے۔ قرآن شریف میں اس کو دیکھ لے ؁

جواب پنجم

ایک شخص بڑا نیک ہے فرائض وسنن اسلام کا بہت پابند ہے نیکیوں میں سابق اور بدیوں سے متنفر ہے۔ نہایت نیک نیت بھی ہے۔ مگر ہوسکتا ہے کہ وہ ذہین نہ ہو۔ یا اس میں قوت استدلال واستنباط نہ ہو۔ اس سے اس کی نیکی اس کی طہارت اس کے تقدس میں کوئی بٹہ نہیں لگتا۔ نیکی اور چیز ہے اور ذہن وقوت استنباط اور شئے ہے بہت سے ہندو بہت سے انگریز غیرہ ذہین اور رسا کے مستنبط ہوتے ہیں مگر تقوےٰ سے انہیں ذرا بھی مس نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک شخص ہرسنی ہوئی بات یاد رکھتا ہے اور اسے دوسرے دن لگے دُہراتے وقت حرف بحرف بیان کرسکتا ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ وہ اپنی روایت کی تہ تک بھی پہنچے۔ اور اس کے تمام مفہومات کا احاطہ بھی کرے۔ کیونکہ قوت حافظہ کے ساتھ قوت استنباط کی موجودگی ضروری نہیں۔ سو یہی حال حضرت ابوہریرہ رضہ کا ہے۔ آپ بہت نیک تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر تمام فیوض نبوی سے مستفیض تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اقوال کے حافظ تھے۔ سب سے زیادہ حدیثیں انہیں سے مروی ہیں مگر قوت استنباط جو ابتدا ہی سے [illegible] میں قدرت نے ودیعت کی ہوئی ہوتی ہے وہ آپ میں نہ تھی۔ اس لئے جس بات کے متعلق وہ کہیں کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے [illegible] ماننا نہایت ضروری ہے۔ لیکن اگر وہ کسی آیت کے معنے اپنی سمجھ کے مطابق کریں یا کسی حدیث کو بیان کرکے اس کا مطلب اپنے خیال اور عقیدہ کے موافق کسی آیت کو پیش کرکے بیان کریں تو ہم اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں۔ ابوہریرہ رضہ روایت میں بے شک مسلم ہیں۔ مگر فہم حدیث اور درایت میں ان کا پایہ حد مقبولیت سے گرا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر ایک بات لکھتا ہوں۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مومنوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں خصوصیت سے سپید اور پُرزینت ہوں گے۔ اس لئے کہ وہاں وضو کا پانی لگتا ہے اس حدیث کو سُنکر ابوہریرہ رضہ مونڈھوں تک ہاتھ دھوتے اور آدہی پنڈلی تک پیر دہوتے تاکہ زیادہ جگہ سپید ہو۔ مگر یہ انکی غلط فہمی ہے۔ اسلئے کہ جب قرآن شریف کہتا ہے کہ مرفقین تک ہاتھ اور کعبین تک پیر دہونے چاہئیں۔ تو ابوہریرہ رضہ کا یہ فعل تو صریح اس کے مخالف ہے حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ جو جگہیں وضو کی ہیں وہ سپید ہونگی مگر مونڈھے اور پنڈلی تو وضو کے مقام ہی نہیں۔ اسلئے خواہ انھیں دہویا جاوے یا نہ دہویا جاوے۔ اُنھوں نے تو وہ سپیدی کا مرتبہ پاسکتا ہی نہیں۔ اچھا اگر ابوہریرہ رضہ کی طرح قیاس چلایا جاوے۔ پھر تو وضو کے پانی سے نہانا چاہیئے۔ تاکہ تمام بدن قیامت کے دن خصوصیت سے پُرزینت ہو۔ ابوہریرہ رضہ کے فہم کے مخالف ایک اور دلیل یہ ہے۔ کہ اگر ابوہریرہ رضہ والی بات درست ہو تو سب سے اوّل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اس فضیلت والی بات پر عمل کرتے اور وضو کرتے وقت مونڈھوں تک ہاتھ اور گھٹنوں تک پیر دہوتے۔ مگر صحیح حدیثوں میں صریحاً پایا جاتا ہے کہ آپ صرف کہنیوں تک پانی استعمال کرتے اور صرف ٹخنوں تک پیر دہوتے۔

اب ناظرین کو اس معمولی سی حدیث سے پتہ لگ گیا ہوگا کہ یہ حدیث تو بے شک ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر روایت کی ہے مگر خود اس کے مطلب سمجھنے میں انہیں غلط فہمی ہوگئی۔ یہ بات میں نے اپنے قیاس سے نہیں کہی بلکہ تمام محدثین اور فقہاء کے نزدیک ابوہریرہ رضہ روایت اور فہم حدیث کے علم میں قابل تسلیم نہیں ہیں ذیل میں دو حوالے نقل کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں ؁

(۱) الحسامی مع حاشیہ التعلیق الحامی - طبع کانپور صفحہ ۶۹ سطر ۹

ان ابا ھریرۃ لیس بفقیہ -

یعنی ابوہریرہ مسائل کے استنباط کرنے میں سمجھدار نہ تھے ؁

(۲) اصول الشاشی طبع کانپور میں جو اصول فقہ کی ایک مسلم کتاب صفحہ ۷۵ میں لکھا ہے - والقسم الثانی من الرواۃ ھم المعروفون بالحفظ والعدالۃ دون الاجتھاد والفتویٰ کابی ھریرۃ وانس بن مالک - یعنے راوی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو روایت کے علاوہ احادیث کے مطالب کو سمجھ سکتے ہیں اور دوسری قسم کے وہ راوی ہیں جو روایت تو ٹھیک کرتے ہیں مگر احادیث کے معنے اور مفہوم سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے۔ جیسے ابوہریرہ اور انس بن مالک ؁

اخبار عالم پر ایک نظر

ایک مشہور ڈاکو کی گرفتاری

۲۰ - ماہ حال کو علاقہ گوجرانوالہ کے ایک مشہور ڈاکو بنام بہاگو کی گرفتاری عمل میں آئی جسکو سٹرونگ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرفتار کیا ہے اس شخص نے اس ضلع [illegible] ایک اودہم مچا رکھا تہا - اور کسی کو اس کے پکڑنے [illegible] حلہ نہ پڑتا تھا - کیونکہ خون کر دینا تو اسے سولی - گاجر کی طرح تہا - اب اس کا چالان بعدالت جناب مسٹر ٹی بی ڈیک صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اوّل پیش ہوا ہی اُمید ہے کہ اپنے کئے ہوئے کی سزا بھگتے گا ۔

روپیہ رکھنے کے طریق

امریکہ میں مختلف ممالک سے آبادی کے لئے لوگ آتے ہیں اور سب کے مزاج - طبیعتیں اور طریق عمل مختلف ہوتے ہیں - حال میں امریکہ کے اخبار فارورڈ نے مختلف ممالک کے لوگوں کے روپیہ رکھنے کے طریق لکھے ہیں -

وہ لکھتا ہے کہ بہت سے انگریز نو آباد کار ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں روپے رکھتے ہیں - جو ایک زنجیر سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور اُسے گھڑی کی طرح جیب میں رکھتے ہیں - آئرلینڈ کے باشندے ہمیشہ ایک کینوس بیگ رکھتے ہیں اور اس میں نوٹ و روپیہ رکھتے ہیں - آئرلینڈ کی لڑکیاں اس کے خلاف اپنے لباس میں روپیہ ہی لیتی ہیں -

جرمن اپنا روپیہ ایک پیٹی میں رکھتے ہیں جو کمر سے باندہی ہوئی ہوتی ہے اور غریب سے غریب آدمی بہی ایک قیمتی پیٹی رکھتا ہے ۔

فرانسیسی ایک چھوٹی پیتل کی نلکی میں روپیہ رکھتے ہیں اکثر اٹیلین ایک بڑی ٹین کی نلکی رسی یا زنجیر سے باندہ کر گلے میں باندہ چھوڑتے ہیں اور اس میں اپنا روپیہ رکھتے ہیں ۔

سویڈن و ناروے کے باشندے ایک بڑی پاکٹ بک میں روپیہ رکھتے ہیں جو اتنی بڑی ہوتی ہے کہ اسکے چمڑے سے ایک فل بوٹ کا جوڑا بن جاوے ۔

بلقانی اور ہنگری والے اپنا روپیہ اپنے لمبے بوٹوں میں رکھتے ہیں ۔

یونان اور بلغاریہ میں ایک عجیب جھنجھٹ

یونان اور بلغاریہ کے مابین ایک عجیب طرح کا تنازعہ چھڑ گیا ہے بلغاریہ والے یونانیوں پر اس بات کا الزام لگاتے ہیں کہ تم نے ترکوں کو ہمارے مختلف مقامات کے خالی کر جانے سے خبردار کر دیا جس سے انہیں فوراً آن کر از سر نو انپر قابض ہو جانے کا موقعہ ملگیا - یونانی اس الزام سے انکار کرتے ہیں مگر بلغاری اسپر اصرار کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم (یونانی) ہمیشہ اسی طرح ترکوں سے ملکر ہمارے خلاف کارروائیاں کرتے رہے ہو ۔

دیوبند سے احمدیوں کا روزانہ اخبار

۵۰۰ پانسو خریداروں کی درخواستیں وصول ہو جانے پر بڑی آب و تاب سے جاری ہوگا

چندہ عہ ۱۲ و عـــ ۶ و عـــ ۳ روپیہ سالانہ ششماہی و سہ ماہی مقرر ہے مع محصولڈاک - تار کی خبروں کا خاص انتظام ہوگا ہر قسم کی تازہ بتازہ خبریں ہوا کرینگی اور حضرت خواجہ صاحب کے انگریزی رسالہ (جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے) اُردو ترجمہ بامحاورہ ہوا کریگا - کاغذ اور چھپائی بھی عمدہ اور نفیس ہوگی - غرضیکہ (انشاء اللہ) یہ روزانہ اخبار دیوبند (جس جگہ کی خاص ضرورت ہے) اپنی نوعیت میں یکتا اور اکیلا ہوگا -

درخواستیں فی الحال معرفت مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر قادیان دارالامان فوراً آنی چاہئیں ۔

المشتہر محمد علیخان - مینجر

نوٹ :- یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدی احباب ملک کے پیرا ایڈکلس میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں یہ اشتہار بعد اجازت حضرت خلیفۃ المسیح درج اخبار کیا گیا ہے اگرچہ اس میں خواجہ صاحب کے رسالہ کے ترجمہ والی بات ایسی ہے جو پہلے پیغام صلح میں بڑی عمدگی سے پوری ہو رہی ہے تاہم اگر یہ اخبار چل نکلا تو بہی پیغام صلح کی اور بہت سی ایسی خصوصیات ہیں کہ دیوبندی اخبار میں مسلم انڈیا کا ترجمہ اس کے واسطے کسی حرج کا موجب نہیں ہو سکتا ۔ اڈیٹر

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا ۔

دیو سماج سے پنڈت دیورتن کی علیحدگی

یہ خبر حیرت اور تعجب کے ساتھ سنی جاوے گی کہ پنڈت دیورتن صاحب سکرٹری دیو سماج نے دیو سماج سے اپنا تعلق قطع کر لیا ہے دیو سماج کے ساتھ ان کا تعلق ۲۴ برس سے تہا - اور انہوں نے اپنی زندگی "دیو گورو" کے ارپن کی ہوئی تہی - وہ صرف ۳۰ روپیہ ماہوار گذارہ لے کر اس عرصہ میں دیو سماج کا کام کرتے رہے - اُنھوں نے "دیو گورو" کی حمایت میں عالم بھر کے دہرم اوتاروں - ریفارمروں - عالموں - رشیوں اور بانیان مذاہب کی شان میں توہین آمیز کتابیں اور مضامین لکھ دیوگورو کی سائیکسی تک کا کام کیا اور ہر موقعہ پر دیو سماج کو ڈیفینڈ کیا ایسے حالات میں آپکا دیو سماج سے قطع کر لینا فی الواقعہ ایک حیرت انگیز اور تعجب خیز امر ہے پیشتر ازیں بہی کئی ایک اشخاص جنہوں نے اپنی زندگیاں دیوگورو کی بھینٹ کر دی تہیں دیو سماج سے قطع تعلق کر لینے پر مجبور ہو چکے ہیں دیو سماج کے کسی ممبر نے اخبار وطن میں چٹھی چھپوائی ہے کہ پنڈت دیورتن نے دیو سماج سے خود تعلق قطع نہیں کیا بلکہ وہ دیو سماج کی ممبری سے علیحدہ کئے گئے ہیں کچھ ہو اس علیحدگی کی تہ میں ضرور کوئی بہاری وجہ ہوگی جو امید ہے ظاہر ہو کر رہیگی (لائل گزٹ)

مولوی عزیز بخش صاحب احمدی ڈیرہ غازیخان تین ماہ کے واسطے سپرنٹنڈنٹ دفاتر ضلع ہوئے - اللہ تعالیٰ انہیں مستقل ترقی عطا کرے ۔

مسکین فنڈ

برادر ہاشم علی صاحب نے ایک امام مسجد کے نام اخبار اپنے خرچ سے مفت جاری کرایا - برادر محمد عبداللہ خان صاحب نے اس مد میں مبلغ ۳ ارسال فرمائے اور احباب بہی توجہ فرماویں بہت سے کتبخانے اس کے مستحق ہیں کہ انکے نام اخبار مفت جاری کئے جاویں

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں اور مبلغ عـــہ ہے ۔

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان دارالامان (گورداسپور)

دُعا مدد

برادر برکت علی صاحب اپنے بیمار بچہ نور محمد کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا کلی عطا فرماوے ۔ آمین ثم آمین

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ
سوانح عمری
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بانی اسلام

مرتبہ شروھے پرکاش دیوجی پرچارک براھمہ دہرم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سنئے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کرکے ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے موٴلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر ہے۔

ملنے کا پتہ:- براھمو پرچارک سماج لاہور ٭

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ
ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید۔ یلو اکسائڈ والا مقوی بصر۔ مفید ککرے غشا نزول الماء۔ قیمت فی تولہ ۶

سُرمہ دافع پھولا فی ماشہ .. .. .. عمر

سرمہ مجلّی۔ مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ ۴ر

سرمہ ممیرا۔ مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ عمر

سُرمہ براق۔ مفید سلاق و سرخی پلک ۵ر

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دُور کرتی ہے عہ

حب مقوی باہ و ممسک ۴ درجن .. .. .. عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک عہ

دوائے جریان ۲۸ - خوراک عہ

دوائے مقوی حافظہ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب ۲ تولہ عہ

حب مقوی باہ۔ سریع الاثر۔ دو درجن ۱۲ر

دوائے قوت باہ مقوی و معدہ و جگر۔ ۲۸ خوراک عہ

ق و معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن
ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سستی۔ کمی باہ۔ احتلام۔ جریان۔ رقت۔ ضعف دل و دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج۔

تصدیق۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگی۔ کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمن صاحب کاغانی۔ حکیم نظام جان صاحب ہزاروی۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اسکی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت فی روپیہ ۱۵ عدد کر دی ہے۔ جلد طلب فرمادیں۔ ملنے کا پتہ:-

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مصالح العرب۔ جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو روپے عطاء فرمائے ہیں۔ ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا۔ لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں۔ اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطاء فرمائے ہیں۔ انکو ایک پرچہ جائے گا اور باقی پرچے عرب میں جائینگے ٭

مینیجر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بنصرہٖ جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں۔ اس کے ایک دور کے نوٹ الحمد شریف سے لے کر سورۂ والناس تک جو اخبار بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں۔ حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت مبلغ پانچ روپے (صہ) فی نسخہ ٭ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ٭ احباب جلد طلب فرمادیں ٭

مینیجر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

فصل الخطاب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ حضرت امیر المومنین علامہ نور الدین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے دریافت فرمایا۔ حضور میری ترقی کا ذریعہ فرمادیں۔ اسپر حضرت اقدسؑ نے ارشاد فرمایا کہ ردّ نصاریٰ میں کوئی کتاب لکھو یہ سنکر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کو اللہ پاک نے ایسے اسباب مہیا کرائے اور موقعہ عطا کیا تو آپنے دو جلدیں قریب پانسو صفحات کی لکھ ڈالیں یہ کتاب ۱۳۰۵ھ میں چھپی تھی۔ اور اب بہت مدت سے ختم ہو چکی ہے۔ پھر چونکہ اکثر درسوں میں حضرت امیر المومنین فصل الخطاب کی طرف احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اس میں بڑے بڑے حقایق و معارف اور عیسائیوں کو ظلمت سے نور میں لانے کی راہیں ہیں چنانچہ اس عاجز نے خدا کے فضل سے ارادہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی سے اجازت لی ہے بلکہ آپنے وعدہ فرمایا ہے۔ اس میں جو بعض کمزوریاں اور حوالوں میں غلطیاں وغیرہ ہیں۔ انکو خود حضرت اپنے قلم مبارک سے درست اور صحیح فرمادینگے۔ چنانچہ اب یہ بالکل نو ترمیم ہوگی اور انشاء اللہ تعالے اس میں اپنے علم سے اعلےٰ معلومات کو بھر دیا جاویگا۔ ممکن ہے اب ۵۰۰ صفحات کی دونوں جلدیں ہو جاویں اور خدا چاہے لکھائی چھپائی اور کاغذ کا بھی خاص طور سے بہت اچھا انتظام ہوگا۔ چونکہ اس کی قیمت پہلی عہ ہر دو جلد کی تھی غالباً اب بھی اس کی یہی قیمت رہے گی۔ چنانچہ احباب سے گذارش ہے کہ چار سو خریداروں کی درخواستوں پر اسکے چھاپنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالے اور اسکی خریداری کو عام کریں۔ یہ غیر احمدیوں کے لئے بھی بڑی نایاب کتاب ہے۔ جہاں تک جلد ہوسکے درخواستیں جلد روانہ کریں تاکہ چھپوانے کا اہتمام بھی جلد شروع کر دیا جاوے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

محمد یٰسین احمدی۔ تاجر کتب۔ قادیان دار الامان

عجیب دوائیں۔ ہمارے میاں رحمت اللہ صاحب احمدی ساکن بگہ کلاں ڈاکخانہ راجا سانسی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے چند مجرب دوائیں طیار کی ہیں جو باوجود عمدہ ہونے کے کم قیمت ہیں جس کسی کو مطلوب ہوں میاں صاحب موصوف سے منگوالے۔ (۱) بہار زندگی بہت سی بیماریوں کا علاج (۲) حب امساک (۳) بال اڑانے کا پوڈر